بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۸۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ٭ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۴؍ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش | ۱۵؍ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ | ۱۴؍ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۔ ۱۲؍ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کو پاؤں کے درد میں آرام ہے ۔ حضور چل پھر سکتے ہیں لیکن کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کل صبح ۷ بجے کی گاڑی سے فیروز پور تشریف لے گئیں ۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو آج ۱۰۱ درجہ بخار ہے ۔ پیٹ میں درد اور بے چینی کی وجہ سے سخت تکلیف ہے ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب ابھی بیمار ہیں کمزوری بھی ہے احباب دعائے صحت کریں ۔

محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ کو بخار میں کمی ہے ۔ لیکن درد ابھی ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کل ½۱ بجے کی گاڑی سے تشریف لائے ۔

روزنامہ الفضل قادیان ———— ۱۵؍ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت اور جماعت احمدیہ

۱۵؍ مارچ کو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے اپنی طرف سے حسب ذیل اعلان "الفضل" میں شائع فرمایا ۔

"چونکہ آج کل بعض احباب نے میرے پیارے بچے محمود اور جماعت کے موجودہ امام کے متعلق بعض خوابیں دیکھی ہیں ۔ اس لئے میں جماعت کے احباب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے امام کے لئے آج کل خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں ۔ کہ اللہ تعالیٰ اُسے تمام خطرات اور تکالیف سے محفوظ رکھے ۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کے ساتھ لمبی اور صحت کی عمر عطا کرے ۔ آمین ۔ ام محمود ۔ قادیان"

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا جماعت کے نام یہ ارشاد جس وقت شائع ہوا ۔ اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سندھ میں تھے ۔ سندھ تشریف لے جانے کے لئے حضور ۵؍ فروری کو قادیان سے روانہ ہوئے ۔ اس وقت اور اس سے قبل حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی ۔ چنانچہ ۵؍ فروری کے قبل "الفضل" کے پرچوں میں حضور کی صحت کے اچھے ہونے کی اطلاع درج ہوتی رہی ۔ سفر سندھ میں بھی خدا تعالیٰ کے رحم و کرم سے طبیعت اچھی رہی ۔ چنانچہ حضور کی طبیعت کے متعلق جو اطلاعات روزانہ اخبار میں چھپتی رہیں ۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ اس ڈیڑھ ماہ کے سفر کے دوران میں سوائے خفیف سے ضعفِ دل کے دورہ کے حضور کی طبیعت اچھی رہی ۔ اس کے بعد قادیان تشریف لانے پر بھی اپریل کے آخر تک سوائے کسی قدر نزلہ ۔ کھانسی ، پیچش اور اسہال کے کوئی غیر معمولی تکلیف نہ تھی ۔ یکم مئی کو حضور کی صحت کے متعلق جو اطلاع چھپی اس میں نزلہ اور اسہال کا ذکر ہے ۔ ۲؍ مئی کو حضور دہلی تشریف لے گئے ۔ لیکن جب ۱۳؍ مئی کو واپس تشریف لائے ۔ تو طبیعت بہت زیادہ ناساز تھی ۔ شدید کھانسی کی وجہ سے گلا پڑ گیا تھا ۔ ۱۴؍ مئی کو جمعہ کا دن تھا ۔ حضور مسجد میں تشریف تو لے گئے ۔ مگر علالت کی وجہ سے خطبہ نہ پڑھ سکے ۔ اخبار میں درج شدہ اطلاعات بتاتی ہیں ۔ کہ اس کے بعد کھانسی کی شدت میں کوئی کمی نہ ہوئی ۔ بلکہ اضافہ ہوتا گیا علاوہ ازیں دیگر عوارض بھی بڑھنے لگے چنانچہ ۱۸؍ مئی کی اطلاع میں درج ہے ۔ کہ شدید کھانسی کے علاوہ ضعف کی شکایت ہو گئی ۔ اور ۱۹؍ کی اطلاع میں یہ ذکر ہے ۔ کہ نزلہ اور کھانسی کے علاوہ بخار کی تکلیف بھی ہو گئی ۔ اس کے بعد سینہ میں سوزش ضعف قلب کی تکالیف کا اضافہ ہو گیا ۔ اور ان عوارض نے بہت شدت اختیار کر لی ۔ آخر کھانسی اور بخار کی تکلیف کے اس قدر طوالت اختیار کر لینے پر ۱۶؍ جون کو باہر سے اپنی جماعت کے چند ڈاکٹر صاحبان کو مشورہ کے لئے بلایا گیا ۔ اس وقت تک جسم میں درد اور ورم اور جوڑوں میں درد کی تکلیف کا مزید اضافہ ہو چکا تھا ۔ اس کے بعد ۱۰؍ جون تک حضور کی طبیعت بے حد ناساز اور علیل رہی ۔ بخار کی شدت ۸ ء ۱۰۳ تک پہنچ گئی ۔ سخت تکلیف اور بے چینی رہی ۔

اس عرصہ میں جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر فریضہ نمازوں میں اور تہجدوں میں نہایت ہی عاجزی اور زاری سے دعائیں کیں ۔ اور صدقات دئے ۔ خدا تعالیٰ نے اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور ۱۱؍ جون سے بخار وغیرہ عوارض میں تخفیف ہونا شروع ہو گئی ۔ حتیٰ کہ ۱۷؍ جون سے حرارت کا درجہ دن کے کچھ حصہ میں نارمل رہنے لگا ۔ اور ۲۰؍ جون کے الفضل نے جماعت احمدیہ کو یہ خوشخبری سنائی ۔ کہ :-

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج (۱۹؍ جون) صبح ۱۰ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کا ٹمپریچر کل بھی کئی گھنٹے نارمل رہا ۔ صرف شام کے وقت ۹۹ درجہ تک ہو گیا تھا ۔ رات کے پچھلے حصہ میں پھر نارمل آ گیا ۔ کھانسی میں بدستور تخفیف ہے عام طبیعت خدا کے فضل اچھی ہے"

۲۰؍ جون حضور ڈلہوزی تشریف لے گئے ۔ وہاں ابتداء میں تو بخار اور کھانسی میں کسی قدر اضافہ ہو گیا ۔ لیکن بعد میں طبیعت سنبھلتی گئی ۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ مسرت کا وہ وقت لے آیا ۔ کہ حضور ڈلہوزی سے تشریف لائے ۔ اور ۶؍ اگست کو مسجد اقصیٰ کے ممبر پر رونق افروز ہو کر نہ صرف اپنے ہزاروں خدام کو جن کی آنکھیں حضور کے دیکھنے کو ترس گئی تھیں مسرور فرمایا ۔ بلکہ خطبہ ارشاد فرما کر اپنی پیاری اور دلکش آواز سننے کا موقعہ بھی عنایت کیا ۔ جماعت جو حضور کی علالت کے باعث تین ماہ سے بھی زیادہ عرصہ سے اس نعمت سے محروم چلی آ رہی تھی ۔ خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائی ۔ اس کے بعد عام طور پر حضور کی طبیعت اچھی رہی ۔ اور حضور ہر جمعہ کا خطبہ خود ارشاد فرماتے رہے ۔ یہاں تک کہ عید الفطر چونکہ جمعہ کے روز واقعہ ہوئی ۔ اس لئے حضور نے ایک تو عید کا خطبہ پڑھا ۔ اور اُسی دن جمعہ کا خطبہ بھی خود ہی ارشاد فرمایا ۔ گویا ایک دن میں دو خطبے پڑھے ۔

اس تفصیل کے پیش کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جماعت احمدیہ کا ایسا تعلق ہے ۔ کہ دنیا میں اور کسی کا نہیں ۔ اور خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ساتھ محض اپنے فضل سے جو خاص سلوک کرتا ہے ۔ وہ کسی اور کو میسر نہیں ہے ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا جو ارشاد ابتدائے مضمون میں درج کیا گیا ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس کے پیارے امام کے متعلق بعض تشویشناک خوابیں اس وقت دکھائیں ۔ جب حضور کی صحت اچھی تھی ۔ پھر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے ۔ اور اُسی کو حقیقی محافظ اور مشکل کشا سمجھتے ہوئے جماعت احمدیہ کو "خصوصیت کے ساتھ دعائیں" کرنے کا ارشاد اس وقت فرمایا ۔ جب بظاہر کوئی تشویش کی بات نہ تھی ۔

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ حضور کی صحت اچھی تھی۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نہایت تکلیف دہ اور بے حد تشویشناک عوارض پیدا ہو گئے۔ اور طوالت پکڑتے گئے۔ آخر خدا تعالے نے اپنے درماندہ اور عاجز بندوں کی التجائیں محض اپنے فضل سے قبول فرمائیں۔ اور حضور کو بڑی حد تک شفا بخشی۔ یہ تازہ ثبوت ہے اس بات کا کہ خدا تعالے اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا۔ اور غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے۔ اور اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی خدا تعالے کی برگزیدہ جماعت ہے جس سے وہ بولتا ہے۔ اس وقت دنیا میں کئی ایک مذاہب ہیں۔ جن کے پیروؤں کا دعوےٰ ہے۔ کہ صرف ان کا مذہب ہی سچا ہے۔ وہی خدا تک پہنچاتا۔ اور اسی کے ذریعہ خدا تعالے کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے لیکن ان میں سے کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جس کے پیرو اس بات کا کوئی ثبوت بھی پیش کر سکیں۔ اور یہ کہہ سکیں۔ کہ خدا ان کے مذہب پر عمل کرنے والوں سے کلام کرتا ان پر اپنا منشاء ظاہر کرتا۔ اور انہیں قبل از وقت ایسی باتیں بتاتا ہے۔ جو ان سے تعلق رکھتی۔ اور ان پر خصوصیت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ اور چونکہ اس وقت احمدیت اصل اسلام ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد پر علیٰ قدر مراتب اپنا کلام نازل کرتا۔ اور غیب کی خبریں قبل از وقت بتاتا ہے۔ غرض یہ وہ انعام الٰہی ہے۔ جو صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ اور جس کے متعلق خدا تعالے کا یہ ارشاد قرآن کریم میں موجود ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ (۴۱-۳۰) کہ جو لوگ اللہ کو اپنا رب بناتے۔ اور اس کی راہ میں پوری پوری استقامت دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر فرشتے نازل کرتا ہے۔ جو ان سے کلام کرتے ہیں۔ کسی اور مذہب نے اپنے پیروؤں کو نہ اس قسم کا وعدہ دیا ہے۔ اور نہ ان میں سے کوئی اس بات کا مدعی ہے اگر کسی کو دعوےٰ ہو تو پیش کرے۔

دوسری بات خاص طور پر قابل توجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالے کسی آنے والی تکلیف اور تشویش کی اطلاع اپنے بندوں کو اس لئے دیا کرتا ہے۔ کہ وہ اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے جدوجہد کریں۔ اپنے اندر انابت اور خاص تبدیلی پیدا کریں اور جماعت نے دیکھ لیا ہے۔ کہ اس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شدید علالت سے قبل اور پھر اس کے دوران میں جو دعائیں کیں۔ خدا تعالے نے انہیں شرف قبولیت بخشا۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ابھی اس بات کی بے حد ضرورت ہے۔ کہ ایک طرف تو جماعت احمدیہ اپنے خاص اوقات میں اور انتہائی عاجزی اور فروتنی کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتی رہے۔ اور دوسری طرف اپنے اعمال سے اس بات کا زیادہ سے زیادہ ثبوت مہیا کرے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والا صفات کے رنگ میں جو نعمت عطا کر رکھی ہے۔ اس کی وہ پوری پوری قدر کرتی۔ اور اس سے مستفید ہونے کے لئے انتہائی کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے کسی معمولی انسان کے معمولی سے احسان کی بھی اگر قدر نہ کی جائے۔ تو وہ خوش نہیں ہوتا۔ پھر یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جماعت احمدیہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شکل میں اتنا بڑا احسان کرے۔ جو اس نے موجودہ دنیا میں اور کسی پر نہیں کیا۔ مگر ہم اس احسان کی پوری پوری قدر نہ کریں۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے خاص رحم اور فضل کے مورد بن سکیں۔ پس جماعت احمدیہ کو ایک طرف تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت کے لئے دردمندانہ اور والہانہ دعائیں کرنی چاہئیں اور دوسری طرف حضور کے مونہہ سے نکلنے والے ایک ایک لفظ کو اپنے سینوں پر کندہ کر لینا چاہیئے۔ اور اس پر اس شان اور اس رنگ میں عمل کرنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے بھی احسنت اور مرحبا پکار اٹھیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ؛

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کے وعدے ۔ جماعت حیدر آباد دکن ۱۹۳۰۰ روپیہ سال دہم کا وعدہ بذریعہ تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کرتی ہوئی درخواست کرتی ہے۔ کہ ابھی وعدے لئے جا رہے ہیں۔ مزید وعدے پھر پیش کئے جائینگے۔

نائب فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تقرر عہدہ داران ۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے لئے چوہدری غلام رسول صاحب کو جنرل سیکرٹری اور انجمن احمدیہ عمروالہ ضلع گورداسپور کے لئے حکیم محمد شریف صاحب بجائے میاں محمد حیات صاحب کشمیری سکنہ مرزا جان کو پریذیڈنٹ اور قاضی عبد الستار صاحب سکنہ مرزا جان کو سیکرٹری مال مقرر کیا گیا ہے متعلقہ جماعتیں مطلع رہیں۔ ناظر اعلےٰ قادیان (۲) شیخ عبد الرشید صاحب کی بجائے شیخ مولا بخش صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈھڈرانجھا اور (۳) نواب دین صاحب کی بجائے چوہدری محمد شریف صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک دھیند و مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دُعا ۔ (۱) سید مشتاق احمد صاحب کیمبل پور اڑیسہ (۲) ان کے چچا سید صمصام علی صاحب (۳) ان کی اہلیہ مسماۃ شمس ربی صاحبہ (۴) والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ عبد المنان صاحب کپور تھلہ (۵) عبد الحق صاحب پسر عبد المجید صاحب شیخ الٰہ آباد (۶) چوہدری محمد حیات صاحب سیکرٹری مال ادرحمہ (۷) بابو عبد الغنی صاحب انبالہ (۸) والدہ صاحبہ خدا بخش صاحب سیالکوٹ (۹) اہلیہ صاحبہ حافظ محمد رمضان صاحب (۱۰) اہلیہ صاحبہ مولوی محمد یوسف صاحب مرحوم بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (۱۱) مرزا عبد المنان صاحب بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

انصار اللہ قادیان کا جلسہ

قادیان ۱۲ دسمبر۔ آج بعد نماز مغرب زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مسجد اقصےٰ میں انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مولوی قمر الدین صاحب نے تقریر کی۔ پھر جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے نے تقریر فرمائی۔ جناب مولوی عبد المغنی صاحب نے تنظیم کی طرف توجہ دلائی۔ اور بیان فرمایا۔ کہ خدام کی طرح ہمارا بھی ایک عہد ہونا چاہیئے۔ جسے ہم اپنے اجتماع میں دوہرایا کریں۔ اور جو ہمیں ہمارے فرائض کی طرف توجہ دلائے۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے انصار اللہ کے دستور اساسی منظور فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ آخر میں جناب صدر نے تقریر فرمائی جس میں قرآن کریم سے انصار اللہ کے فرائض بیان کئے ؛

درخواست دُعا

جملہ بزرگان جماعت اور احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز و محبوب بھائی چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے لئے دردِ دل سے دُعا کی جائے۔ کہ حضرت شافیٔ مطلق محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ آنعزیز کو شفائے عاجلہ و صحت کاملہ مرحمت فرمائے۔ آمین

آنعزیز کو کئی سال سے بائیں گھٹنے میں شدید درد ہے۔ بعض ماہرین تشخیص امراض کا خیال ہے کہ گھٹنے کے نیچے نئی ہڈی بن رہی ہے۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۳ء آنعزیز کا پاؤں غسل خانہ میں پھسل گیا۔ اور وہی گھٹنہ جس میں مدت مدید سے درد تھا ٹوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے۔ آمین۔

خاکسار احمد شکر اللہ خان عزیز از ڈسکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شری گورو نانک دیو جی مہاراج

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی یہ وہ تقریر ہے۔ جو یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر ۲۸ نومبر کو مسجد اقصےٰ میں ہوئی۔

میری تقریر شری گورو نانک دیو جی مہاراج کی سیرت عالیہ کے متعلق ہے۔ اور میں اپنی تقریر کو چند ایک حصوں کے ساتھ آپ صاحبان کے سامنے رکھتا ہوں۔ اول توحید دوم۔ خدا پر بھروسہ۔ سوم خدا کی پسندیدگی کا راستہ۔ چہارم ہندو مسلم اتحاد پنجم رواداری۔

توحید

اول توحید کو لیجئے۔ جب شری گورو نانک دیو جی مہاراج کا ظہور ہوا۔ تو اسوقت ہندو دنیا بت پرستی میں بے طرح مبتلا تھی ایک نہیں دو نہیں پورے تینتیس کروڑ دیوتا قابل پرستش مانے جاتے تھے۔ ایسے کرۂ ہوائی میں توحید کا علم بلند کرنا بڑی خوبی اور بہادری کا کام تھا۔ اس کے لئے شری گورو نانک دیو جی مہاراج نہ صرف ہندوؤں بلکہ مسلمانوں کی طرف سے بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہندوؤں کے لئے تو اس واسطے کہ ان سے ایک حصہ کو بت پرستی اور دیگر توہمات وغیرہ سے نکالا۔ اور مسلمانوں کے لئے اس واسطے کہ یہ مسلمانوں کا کام تھا۔ مسلمان یہ کیسے کر سکتے تھے کہ وہ ہندوؤں کے تیرتھوں وغیرہ پر جا کر توحید کا علم بلند کرتے۔ شری گورو گرنتھ صاحب کا یہ ارشاد ہے ؎

دو سر کاہے سرپئے جمے سے تے مرجا
ایکو سمرو نا نکا جو جل تھل رہیا سما
مطلب ایسی غیر فانی ہستی کی ہی پوجا کونی چاہیئے
جس کا جلوہ بحر و بر میں ہے۔

پھر شری گورو گرنتھ صاحب میں ارشاد ہوتا ہے ؎

ایک بھگت بھگوان جہیں پرانی کہ ناہین من
جیسے سو کر سوان نانک جانو تاہیں تن

یعنی وہ شخص جس کے دل میں خدا کی محبت اور بھگتی نہیں۔ وہ ایسا ہی نجس اور پلید ہے جیسا کہ کتا اور سؤر

اب لیجئے خدا پر بھروسہ کو۔ اس کے متعلق شری گورو گرنتھ صاحب میں ارشاد ہے کہ ؎

جان کو مشکل ات بنے ڈھوئی کوئی نہ دے
لاگو ہوئے دشمناں ساک بھی بھج کھلے
سبھو بھجے آسرا چوکے سب اسراؤ
چت آوے اس پار برہم لگے نہ تتی داؤ
جان کو جنتا بہت بہت دی دے آپے رُگ
گہرست کٹمب لپٹیا کدے ہرکھ کدے سوگ
گون کرے چو کنٹ کا گھڑی نہ بہن سونے
چت آوے اس پار برہم تن من سیتل ہوئے

گورو صاحب فرماتے ہیں جو شخص شدید مشکلات میں مبتلا ہو۔ اور کہیں کوئی پناہ نہ دے۔ دشمنوں نے محاصرہ کر لیا ہو۔ رشتہ دار چھوڑ چکے ہوں۔ تمام ذرائع اور سہارے منقطع ہو چکے ہوں۔ اگر ایسی حالت میں بھی کسی کو خدا کا نام یاد آ جائے۔ تو اسے گرم ہوا تک بھی نہ چھو سکے گی۔ جو شخص بے حد تفکرات میں مبتلا ہو۔ اور تمام جسم بیماریوں سے بھرا ہو۔ اور کنبہ داری گھریلو مشکلات نے دبا لیا ہو۔ ہر وقت دکھ غم اور مصیبت ہی ہو۔ اور چاروں اطراف کی سرگردانی میں مبتلا ہو۔ اور ایک گھڑی بھی آرام کے لئے میسر نہ ہو۔ اگر ایسی حالت میں اس شخص کو خدا کا نام یاد آ جائے تو وہ شخص شانتی اور ٹھنڈک اور اطمینان قلب کی دولت سے مالا مال ہو جائے۔

خدا کی خوشنودی

اس کے متعلق شری گورو گرنتھ صاحب نے گورو نانک دیو جی مہاراج کا یہ ارشاد گرامی آیا ہے۔

عیب بن چکڑے من مینڈکو کمل کی سار نہیں مول بابی
بھوزا استاد نت بھاکھیا بولے کیوں بوجھے جاں نہ بجھائی
آکھن سن ناپون کی بانی اے من رتا مایا
خصم کی نظریں دلیں پسندی جنہیں اک کر دھیایا
تنیہ سکر رکھے پیجے کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جاتی

گورو صاحب فرماتے ہیں۔ اے انسان تیرے عیب کیچڑ کی طرح ہیں۔ اور اس کیچڑ میں تیرا دل مینڈک کی طرح پھنسا ہوا ہے۔ حالانکہ اس کیچڑ میں لت پت ہونے والے مینڈک کے سر پر پانی کی سطح پر کنول کا خوبصورت پھول کھلا ہوا ہے۔ اور ہادی کی شکل میں بھونرا آواز دے رہا ہے۔ کہ اے گندے کیچڑ میں پھنسے ہوئے مینڈک تو اس بدبودار اور گندے کیچڑ کو چھوڑ کر اوپر آ۔ اور دیکھ کہ تیرے سر پر کیسا خوبصورت اور خوشبودار کنول کا پھول کھل رہا ہے۔ مگر اس کنول کے پھول کی خوشبو سے وہی لوگ مستفیض ہو سکتے ہیں۔ جو اپنے ہادی یا گرو کی آواز کو سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے گرو یا راہنما کی آواز کو اس کان سے سن دوسرے کان نکال دیتے ہیں ان کی قسمت میں کنول کے پھول کی خوشبو کہاں وہ تو گندے کیچڑ میں مبتلا رہیں گے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ خدا کو وہی پسند ہیں۔ جو ایک خدا کی پوجا کرتے ہیں تیس روزے رکھتے ہیں۔ اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ شیطان ان کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ اور وہ کنول پھول کی خوشبو سے مالا مال ہوتے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد

شری گورو نانک دیو جی مہاراج ہندو مسلم اتحاد کے بہت حامی تھے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ ہندو دنیا میں سب سے پہلے جس شخصیت نے ہندو مسلم اتحاد کا علم بلند کیا۔ وہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کی ذات والا صفات تھی۔ تو یہ بالکل ٹھیک ہو گا۔ شری گورو صاحب کے مستقل ساتھی دو تھے ایک بھائی بالا دوسرے بھائی مردانہ بالا ہندو تھا۔ اور مردانہ مسلمان مشہور صوفی بزرگ شیخ فرید جی رحمۃ اللہ علیہ شری گورو نانک صاحب کے زیادہ رفیق تھے۔ چنانچہ سندھ کی مشہور شخصیت یعنی پروفیسر ٹی۔ ایل وسوانی جسے اکثر لوگ مہاتما بھی کہتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ

”شری گورو صاحب دا مذہب ملاپ اور ایکتا (اتحاد) دا مذہب سی۔ اس لئے آپ نے اسلام دی تعلیم وچ اوکچھ دیکھیا جیہڑا ہور ہندواں نوں بہت گھٹ دسدا سی۔ گرو جی نوں مسلماناں نال ملاپ کرن وچ سواد آوندا سی۔ شیخ فرید جی دس ورے (دس سال) گرو صاحب نال رل کے لوکاں نوں اللہ دا راہ دسدے رہے۔ کئی تھاواں دیاں ہنداں نے گورو صاحب دے مسلماناں نال گوڑھے میل جول نوں برا وی جاتا۔ پر اس ایکتا دے اوتار نے اسدی ذرا پروا نہ کیتی۔ (اخبار موجی امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۳۷ء)

گو یہ حوالہ آسان پنجابی میں ہے مگر ہو سکتا ہے۔ کہ بعض یو۔ پی وغیرہ کے دوست اسے خاطر خواہ نہ سمجھ سکیں اس لئے یہ زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا اردو ترجمہ بھی دے دیا جائے۔ جو یہ ہے۔

”شری گورو نانک صاحب کا مذہب ملاپ اور اتحاد کا مذہب تھا۔ اس لئے آپ نے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو اور ہندوؤں کو بہت کم نظر آیا۔ شری گورو صاحب کو مسلمانوں میں میل ملاپ میں لطف آتا تھا شیخ فرید علیہ الرحمت نے دس سال گورو صاحب کے ساتھ مل کر لوگوں کو ہدایت اور اپدیش دیتے رہے۔ کئی جگہ کے ہندوؤں نے شری گورو صاحب کے مسلمانوں کے ساتھ اس زیادہ میل ملاپ کو برا بھی سمجھا۔ لیکن اس اتحاد کے علمبردار نے اس کی مطلق پروا نہ کی۔“

جب شری گورو صاحب اور شیخ فرید علیہ الرحمت دس سال کی رفاقت کے بعد ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے لگے۔ تو شری گورو صاحب نے شیخ فرید جی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ؎

آؤ بہنوں گل ملیں انک سہیلڑیاں
مل کے کریں کہانیاں سمرتھ کنت کیاں
سچے صاحب سب گن اوگن سب اساں

یعنی آؤ ہم گلے لگ کر ملیں۔ جیسا کہ ایک دوست دوسرے سے بغلگیر ہوتا ہے۔ اور ہم ملکر اس قادر مطلق کے حمد و ثنا کے گیت گائیں۔ اس میں کیا کلام ہے۔ کہ تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور سب برائیاں ہم میں ہیں۔

شیخ فرید جی کی شری گورو جی کے ساتھ رفاقت اور ملاپ اس قدر زیادہ تھا۔ کہ شری گورو ارجن دیو جی مہاراج نے جب شری گورو گرنتھ صاحب آد کو ایک جگہ جمع کیا۔ تو حضرت شیخ فرید کے اقوال کو بھی

شری گرنتھ صاحب میں جگہ دی گئی۔ اور یہ سکھ دھرم اور گورو صاحبان کی رواداری کا بہترین ثبوت ہے۔ شیخ فرید جی کے جو اقوال شری گرنتھ میں درج ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

فریدا بے نمازا کتیا اے نہ بھلی ریت
کدی چل نہ آیوں پنج وقت مسیت
اٹھ فریدا وضو ساجھ صبح نماز گزار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اوتار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کیجے کانٹیں
کنے ہیٹھ جلائیے بالن سندی تھائیں

نہیں نہیں سکھ دھرم اور سکھ دھرم کے واجب الاحترام گورو صاحبان رواداری میں اس سے بھی آگے نکل گئے۔ اور انہیں اسلامی خوبیوں کے اعتراف میں کوئی امر مانع نہ ہوا۔ اور سچ بات تو یہ ہے خوبی خواہ کہیں بھی ہو۔ وہ ہر ایک دانشمند کی اپنی چیز ہے۔ اگر یہ کہا جائے خوبیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔ تو یہ عین ٹھیک ہوگا شری گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی ارشاد ہے:۔

"مسلمان صفت شریعت پڑھ پڑھ کرے وچار"

پھر اور ارشاد ہوتا ہے "مسلمان کہاون مشکل جاہ ہووے تاں مسلمان کہائے"۔ پھر یہ ارشاد ہے "ہووے مسلم دین مہانے۔ مرن جیون کا بھرم چکاوے"۔ پھر مزید ارشاد ہے۔

"مسلمان موم دل ہوئے
انتر کی میل دل تے دھوئے"

پھر ارشاد ہے "کل پروان کتیب قرآن۔ پوتھی پنڈت رہے پران۔ نانک ناؤ بھیا رحمان کر کرتا تو اکو جان"

شری گورو ارجن دیو جی مہاراج بھی ہندو مسلم اتحاد کے بہت حامی تھے۔ اگر ہم بھی ان کے مبارک مسلک پر چل سکیں تو آج ہی ہندو مسلم اتحاد کا کٹھن سوال حل ہو سکتا ہے۔ شری دربار صاحب امرتسر تقدس میں سکھوں کے ہاں وہی درجہ رکھتا ہے۔ جو مسلمانوں کے ہاں مکہ معظمہ کا۔ جب اس کا بنیادی پتھر رکھنے کا وقت آیا۔ تو شری گورو ارجن دیو جی مہاراج نے اس مقدس فرض کے لئے حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب فرمایا۔ مسلمان بھی شری گورو صاحبان کی اس وسعت قلبی اور رواداری سے بے نیاز نہ تھے۔ جب شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج پر سات پہاڑی راجاؤں نے اکٹھے ہو کر حملہ کیا۔ تو ایسے آڑے وقت میں اگر کوئی کام آئے۔ تو سید بدھن شاہ صاحب ساڈھوروی جنہوں نے اپنے لڑکے کے زیر کمان پانچہزار فوج شری گرو جی مہاراج کی مدد کیلئے بھیجی۔ گو اس لڑائی میں سید بدھن شاہ صاحب کا لڑکا کام آیا۔ مگر ساتوں کے ساتوں راجاؤں کو شکست فاش ہوئی۔ اس کے بعد شری گرو گوبند سنگھ جی مہاراج نے جب قلعہ چمکور سے نکل کر ماچھی واڑہ میں آکر گلاب داس یا گلابا مسند یعنی تنخواہ دار چیلے کے ہاں پناہ لینی چاہی تو اس نے پناہ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ ایسے وقت میں کام آئے تو غنی اور غنی خان دو مسلمان پٹھان جو شری گرو صاحب کو بصد احترام اپنے گھر میں لے گئے۔ شاہی جاسوس بھی تلاش میں ماچھی واڑہ پہنچ گئے۔ مگر غنی اور غنی خاں دو بھائیوں نے کہا۔ یہ تو ہمارے پیر ہیں۔ اور اوچ شریف سے تشریف لائے ہیں۔ جب شاہی جاسوسوں نے یہ دیکھا کہ چند معزز اور شریف مسلمان گرو صاحب کی حمایت میں ہیں تو انہوں نے اصرار کرنا پسند نہ کیا۔ صرف اتنا کہا کہ آپ کے پیر صاحب سے ہمارے سپہ سالار دلیر خان ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ سپہ سالار کا کیمپ وہاں سے قریباً دس کوس کے فاصلہ پر تھا۔ دونوں بھائیوں نے گرد صاحب کی پالکی کو اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ چند اور معزز مسلمان بھی ساتھ ہو لیئے۔ جب یہ سپہ سالار کے کیمپ میں پہنچے سپہ سالار نے گرد صاحب کو پہچان تو لیا۔ مگر انہوں نے سر آنا پسند نہ کیا۔ اور یہ کہا کہ ہمیں پیر صاحب سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ لہذا پیر صاحب کی آج کی دعوت میرے غریب خانہ پر قبول ہو۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس زمانہ میں سکھ اور مسلمان ایک دوسرے کو کتنا بہتر سمجھتے تھے۔ اور ایک دوسرے کے کس قدر قریب تھے۔ خدا کرے کہ اب بھی وہ مبارک زمانہ عود کر آئے۔

سکھوں اور مسلمانوں کی لڑائیاں

سکھوں اور مسلمانوں کی کبھی بھی کوئی ایسی لڑائی نہیں ہوئی۔ جو بحیثیت سکھ اور مسلمان کے ہو۔ ہاں سیاسی جنگیں ہوتی رہیں۔ مگر سیاسی جنگیں تو بھائیوں بھائیوں میں بھی ہوتی رہی ہیں۔ اور پھر خود معقول پسند سکھوں کو بھی اعتراف ہے۔ کہ اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے تعلقات سکھ گوروؤں سے قابل تعریف تھے۔ چنانچہ سکھوں کے مشہور مورخ گیانی گیان سنگھ جی تاریخ گورو خالصہ حصہ اول صفحہ ۷۳۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب نے ایک چٹھی سکھوں کے چھٹے گرو ہر رائے صاحب کو لکھی۔ جس کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے۔

"نانک شاہ دے گھرانے نوں اسیں ہور بت پرست ہندوؤں دے سمان نہیں سمجھدے۔ کیونکہ نانک شاہ سچے فقیر رب نوں پہنچے ہوئے صلح کل سن۔ اوہناں دے اندر ہندواں دا لاہٹ نہیں سی۔ انہوں نے مکہ دا حج کیتا۔ انیکاں چلے کٹے مسلمانی ملکاں وچ کئی سال پھر کے مسلماناں نال محبت پیدا کیتی۔ اتے ابھید ورت دے رہے اونہاں نے دوئی نوں دور کیتا ہویا سی"

اس کا اردو ترجمہ ذیل ہے۔

"شری گورو نانک صاحب کے گھرانے کو ہم دیگر بت پرست ہندوؤں کی طرح نہیں سمجھتے۔ کیونکہ شری نانک شاہ جی سچے فقیر خدا رسیدہ بزرگ اور صلح کل تھے۔ اور ان کے دل میں دیگر ہندوؤں کی طرح ہٹ نہیں تھا۔ انہوں نے حج کعبہ کیا۔ کئی چلے کئے اسلامی ممالک میں کئی سال پھر کر مسلمان سے محبت کی۔ وہ مسلمانوں سے چھوت نہیں کرتے تھے۔ اور انہوں نے دوئی یعنی اجنبیت کو دور کیا ہوا تھا۔

شری گورو نانک جی کی وفات

حضرت اورنگ زیب کا یہ دعوے کوئی نیا دعوے نہیں تھا۔ جب شری گورو نانک دیو جی مہاراج کا وصال ہوا۔ تو اس وقت کے مسلمانوں نے بھی یہ دعوے کیا۔ کہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج ہمارے پیر تھے۔ لہذا ہم ان کی نعش مبارک پر نماز جنازہ ادا کریں گے۔ شری باوا صاحب موصوف کے ہندو چیلوں نے مسلمانوں کے اس دعوے کی تردید نہیں کی۔ بلکہ کہا تو یہ کہ گورو صاحب تو سب کے سانجھے تھے۔ اور یہ ہے بھی صحیح کیونکہ ہادی اور رشی منی اور پیغمبر اور اوتار وغیرہ سب کے سانجھے ہوتے ہیں۔ لہذا اگر ہم شری گورو صاحب کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے اپنے تھے۔ تو ہم اس کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

ذات جنم تے اصل نسل نوں کدے کوئی نہ چھانے
جد سندرتا درشن دیوے سب کوئی اپنی جانے

مطلب یہ کہ خوبصورت اور خوب سیرت چیز کو قدرتی طور پر ہر کوئی اپنا ہی سمجھتا ہے۔ اور ہر ایک ہی یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ یہ چیز مجھے ہی مل جائے۔ اور اس کے متعلق یہ نہیں کہے گا۔ کہ یہ چیز کہاں سے آئی۔ کستوری ہرن کے ناف سے برآمد ہوتی ہے۔ اور عنبر کے نکاس کے متعلق تو عجیب و غریب باتیں کہی جاتی ہیں۔ مگر کون شخص ہے۔ جو کستوری اور عنبر پہ گرویدہ نہیں ہوتا۔ لہذا یہ بالکل درست ہے کہ جب حسن: خواہ وہ صورت کا ہو۔ یا سیرت کا جلوہ نما ہوتا ہے۔ ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ یہ میرے ہی حصہ میں آئے۔ کوئی اس طرف مطلقاً نہیں جائے گا۔ کہ یہ کہاں سے آیا؟

تاریخ اندلس

(مصنفہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم-اے)

جناب ذوالفقار علی خانصاحب گوہر کے ریویو میں سے اقتباس

تالیف کے فن کا عطر کھینچا ہے درد
مسلم کیلئے ہے اس میں عبرت اور پند
تاریخ لکھی ہے اندلس کی ایسی
دریا کو کیا ہے گویا کوزہ میں بند

درد صاحب نے اسپین کی بہت سی تاریخیں اور مختلف کتب پڑھ کر یعنی ہزاروں صفحات کے مطالعہ کے بعد یہ عطر کھینچا ہے۔ عہد اسلامی سے تعلق رکھنے والی ہر بات جو اسپین کی تاریخ سے متعلق ہو سکتی ہے اور ضروری ہے۔ وہ چن لی ہے۔ . . . . ہر مسلمان باپ کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو یہ کتاب پڑھائیں اور ان پڑھ مسلمانوں کو پڑھ کر سنائیں۔

ہم فتح پہ اندلس کے نازاں تو ہوئے
کیا جانتے تھے کہ اس کو کھونا ہوگا
آغاز میں بڑے خوش ہوئے تم گوہر
انجام میں کیا خبر تھی رونا ہوگا

تاریخ اندلس قیمت عہ احمدیہ البم قیمت ۸ر اسلامی خلافت (انگریزی) قیمت چھ آنہ۔

ملنے کا پتہ:۔ سلطان برادرز قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپانی قبضے میں جنگی قیدیوں اور غیر فوجی نظر بندوں کو خط بھیجنے کا طریقہ

خط اور پوسٹ کارڈ "پریزنرز آف وار پوسٹ" یعنی جنگی قیدیوں کی ڈاک سے بھیجے جاتے ہیں۔ ان کے لئے محصول ڈاک کی ضرورت نہیں ہے۔ خط اور پوسٹ کارڈ کا مضمون پچیس الفاظ سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ اور انہیں انگریزی میں لکھنا ضروری ہے۔ (البتہ خط لکھنے والا اور لینے والا اگر جاپانی زبان جانتا ہو تو وہ جاپانی میں بھی لکھے جاسکتے ہیں۔) ہوسکے تو خطوں کو ٹائپ کرنا چاہیئے۔ ورنہ BLOCK CAPITALS. یعنی بڑے حرفوں میں لکھنا چاہیئے۔

خط میں اور کچھ ملفوف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

خط اور پوسٹ کارڈ ذاتی معاملات سے متعلق ہونے چاہئیں۔ ان میں کوئی ایسی بات نہ ہونی چاہیئے۔ جو دشمن کے کام آسکتی ہو۔

پتہ لکھنے کا طریقہ

لفافے کا اگلا رُخ

(الف) جنگی قیدیوں کا پتہ:-

(۱) ذاتی (پرسنل) نمبر . . . . . (کمیشن عہدہ داروں کے علاوہ سب کے لئے) رینک (عہدہ) . . . . . . انیشل (نام کے ابتدائی حرف) اور نام . . . .

(۲) یونٹ۔ اگر پہلی جولائی ۱۹۴۲ء سے پیشتر گرفتار کی گئی ہو۔ اگر اس کے بعد گرفتار کی گئی ہو۔ تو یونٹ نہیں لکھنی چاہیئے۔

(۳) وہ مقام جہاں گرفتاری سے پہلے خدمت انجام دی ہے۔ جس کے بعد "انڈین پرزنر آف وار" لکھنا چاہیئے۔

بتوسط جاپانی ریڈ کراس۔ ٹوکیو۔ جاپان

یا

نظر بندی کے کیمپ کا پتہ

(ب) نظر بندوں کا پتہ:-

(۱) انیشل (نام کے ابتدائی حرف) اور خاندانی نام (سرنیم) . . . . . .

(۲) گرفتاری سے پہلے کا پتہ جو معلوم ہو۔ جس کے بعد "انڈین سویلین" لکھنا چاہیئے

بتوسط جاپانی ریڈ کراس۔ ٹوکیو۔ جاپان

جنگی قیدیوں اور نظر بندوں دونوں کیلئے لفافے کے اوپر بائیں طرف یہ لکھنا ضروری ہے۔

"PRISONERS OF WAR POST"

"SERVICE DES PRISONNIERS DE GUERRE"

اگر گرفتاری پہلی جولائی ۱۹۴۲ء کے بعد عمل میں آئی ہو۔ تو جنگی قیدیوں کی رجمنٹ۔ اسکواڈرن یا جہاز کا حوالہ نہیں دینا چاہیئے۔

لفافے کی پشت کا رُخ:-

اگر خط بھیجنے والا فوجی ملازم نہ ہو۔ تو اسے اپنا نام اور پتہ لفافے کی پشت پر لکھنا چاہیئے فوجی ملازمین کو ہدایات دی جاچکی ہیں کہ انہیں کس طرح پتہ لکھنا چاہیئے۔ جن فوجی ملازمین کو اس بارے میں شبہ ہو۔ انہیں اپنے ہیڈ کوارٹرز کو درخواست دے کر ہدایات حاصل کرنی چاہئیں۔

نمونے کا لفافہ — پتہ اس طرح لکھئے

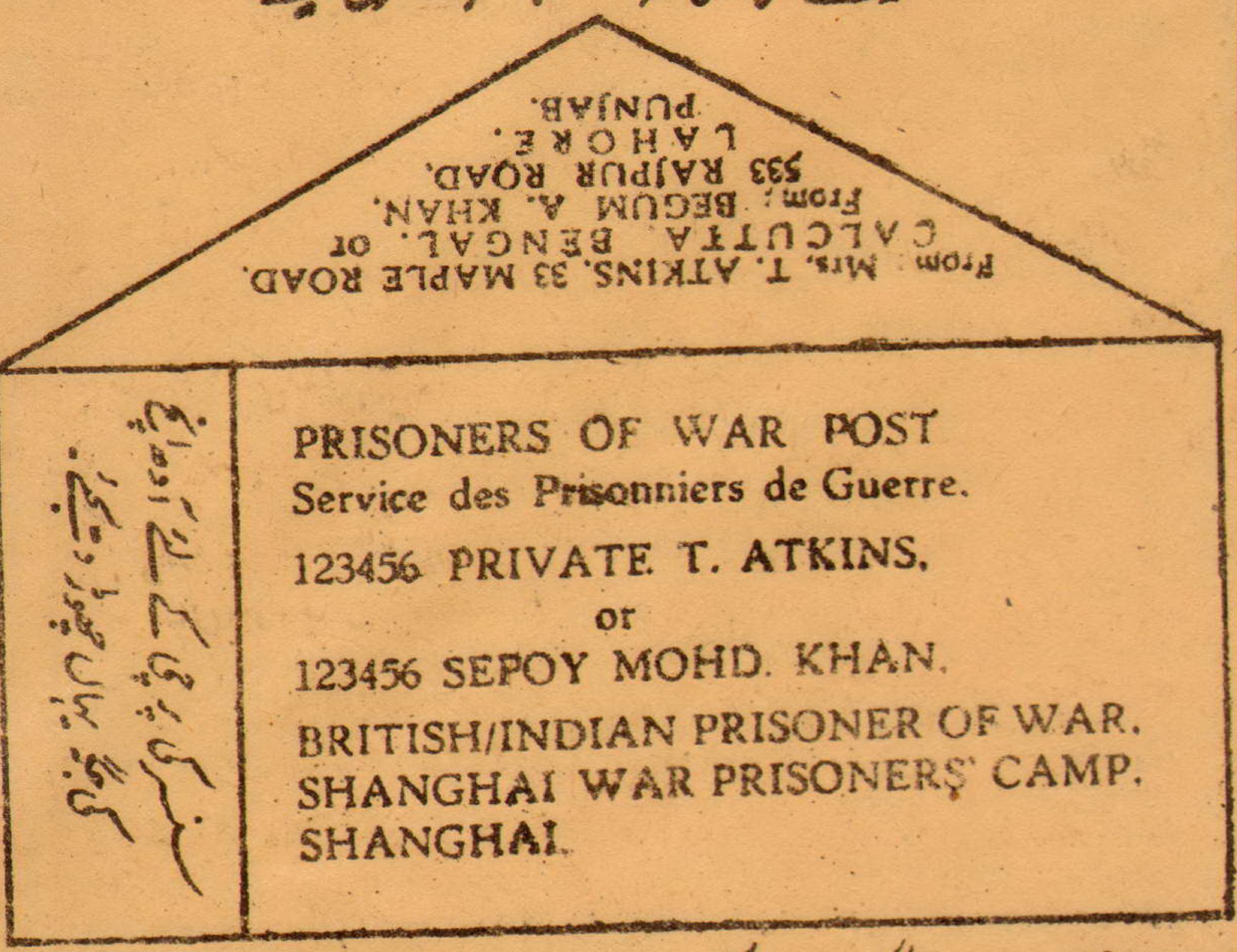

جاپانی قبضے میں جنگی قیدیوں کو تار اور پارسل نہیں بھیجے جاسکتے

سل دق کے مریض صحتیاب ہو گئے!

اللہ کا شکر ادا کرنے کے بعد چوہدری ایوب احمد صاحب لکھتے ہیں کہ "میری بیوی اور بچہ جن کے متعلق انچارج صاحب سول ہسپتال امرتسر و دیگر کئی ڈاکٹروں کی تشخیص تھی کہ وہ سل میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر محب الرحمن صاحب بنگالی کے علاج سے اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا بخشی۔ ڈاکٹر صاحب قابل قدر آدمی ہیں۔ اس مرض کی تشخیص کا انہیں خاص ہنر حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ نے دست شفا بھی بخشا ہے۔ میں کماحقہٗ خدمت نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ انہیں پوری پوری جزا دے"

دی بنگال ہومیو فارمیسی قادیان

دواخانہ طبِ جدید

مالکان دواخانہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امسال سال کے اختتام کے ساتھ ہی موجودہ تمام سٹاک ختم کردیا جائے اور باوجود گرانی زمانہ کے تمام ادویات پر ۱/۴ رعایت منظور کرلی ہے۔ تمام احباب اور خصوصاً ممبران طب جدید کیلئے فائدہ اٹھانے کا سنہری موقع ہے۔

مینیجر دواخانہ "طب جدید" قادیان

جلسہ سالانہ کی تقریب پر

۱۲ دسمبر سے ۴ جنوری تک خاص رعایت!

کوئن ٹیبلٹ

کونین کی طرح زود اثر، مگر کونین کے بُرے اثرات سے منزّہ

ملیریا کی بہترین دوا

جناب شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں "میرا جسم ٹوٹ رہا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ بخار ہو رہا ہے۔ میں نے کونین تلاش کی، نہ ملی۔ پھر ہم نے کوئن ٹیبلٹس ٹکیاں استعمال کیں۔ میری طبیعت بالکل صاف ہوگئی اور تندرست ہوگئی ہے۔ واقعی یہ اچھی چیز ہے" آپ بھی آزمائیے۔ جلسہ سالانہ پر خرید کے رعایت سے فائدہ اٹھائیے۔ نیز محصول ڈاک سے بچائیے۔ قادیان میں ہر مشہور دکان سے مل سکتی ہے

بنگال کیلئے سٹاکسٹ: فرینک راس اینڈ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ | دی کوئن سٹورز قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

انقرہ ۱۲ دسمبر۔ وزیر خارجہ ترکی ایم مینمن اوغلو سے جرمن سفیر ماموره ترکی فان پاپن نے ملاقات کی دو گھنٹہ تک گفت و شنید ہوتی رہی۔

انقرہ ۱۲ دسمبر۔ رائٹر کا بیان ہے کہ انقرہ کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال عام ہے کہ یورپ پر اتحادیوں کا حملہ عنقریب ہونے کو ہے۔ ساری تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ اب صرف حملے کے حکم کی دیر ہے۔

ماسکو ۱۱ دسمبر۔ چیکو سلاوکیہ کے صدر ڈاکٹر بینس یہاں وارد ہوئے ہیں۔

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ بنگال کے سابق گورنر سر جان ہربرٹ آج رات ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر گورنمنٹ ہاؤس میں عدم آباد کو سدھارے۔

لکھنؤ ۱۱ دسمبر۔ ضلع بستی کے ایک گاؤں میں فرقہ وار بلوہ۔ لوٹ اور آتشزدگی کی واردات ہوئی ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے گولی چلائی۔ جس سے پانچ اشخاص ہلاک ہوگئے۔ ایک شخص فرقہ وار فساد میں ہلاک ہوگیا اور اٹھارہ شدید طور پر مجروح ہوئے متعدد مکانات جل گئے۔

دہلی ۱۲ دسمبر۔ انگریزی ہندوستانی فوجوں کو جنگل کی لڑائی کی مشق کرائی جارہی ہے جس کے جاپانی ماہر ہیں۔ ہندوستان کی ریاستوں نے اس غرض کے لئے اپنے جنگل دے دیئے ہیں۔ جن میں یہ بتایا جائیگا کہ راستہ کی مشکلات کے باوجود کس طرح رسد اور کمک پہنچائی جاتی ہے۔

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ کل تیسرے پہر مسٹر سلطان احمد نے یہاں کے ان علاقوں کو دیکھا۔ جہاں جاپان نے بمباری کی ہے۔ آج ان علاقوں کو دیکھیں گے جہاں مصیبت زدہ بھوکوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

کراچی ۱۲ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا اکتیسواں سالانہ جلسہ جو ۲۴ دسمبر کو یہاں منعقد ہو رہا ہے۔ اسکے صدر مسٹر جناح بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچیں گے۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ ہوگی۔ کہ سب چھوٹے بڑے حاضرین زمین پر بیٹھیں گے۔ دوسرے یہ کہ تمام عہدہ داران اور وزراء ایک سی وردی پہنے ہوں گے۔

واشنگٹن ۱۲ دسمبر۔ جنوبی بحر الکاہل میں اتحادی ہوائی جہازوں نے نیو برٹن میں راس گلاسٹر کی اہم چھاؤنی پر پرزور حملہ کیا۔ اس جاپانی چھاؤنی پر ۱۲ دن سے لگاتار حملے کئے جارہے ہیں۔ نیو آئرلینڈ کے پاس اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ایک ۸ ہزار ٹن کے جہاز پر بم گرائے۔ جس سے وہ ڈوب گیا۔ وسطی بحر الکاہل میں مارشل کے جزیروں پر حملہ کیا گیا۔ جس میں دشمن کے چار ہوائی جہازوں کو گرا دیا گیا۔ شاید تین اور ہوائی جہازوں کو تباہ کیا گیا۔ نیوگنی میں وادیوں سے ۱½ میل آگے ایک اور جاپانی چوکی سے جاپانیوں کو نکال دیا گیا ہے۔

ماسکو ۱۲ دسمبر۔ روس میں دریائے نیپر کے موڑ پر زنامینکا پر قبضہ کرنے کے بعد روسی فوجیں ایک اور اہم جرمن چوکی پر بڑھ رہی ہیں۔ جو زنامینکا سے پچاس میل مغرب کی طرف ہے۔ ادھر چرکاسی کے علاقہ میں شمال کی طرف جرمنوں کو دھکیل دیا گیا ہے۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ روسیوں نے چرکاسی کے شہر میں اپنے ٹینک داخل کر دئے ہیں۔ یہاں پر ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں کو ٹینکوں کا بہت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج مورو دریا کے شمال کی طرف بڑی تیزی سے بڑھتی جارہی ہے۔ جس نے مورو کے شمال میں دو جگہوں پر مضبوطی سے پاؤں جمالئے ہیں۔ ادھر پانچویں امریکن فوج دشمن کے سخت حملوں کے باوجود اپنے مورچے کو مضبوط کر رہی ہے۔ اور اس نے روم جانے والی سڑک پر پاؤں جمالئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ برطانی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی میں ایمڈن کی مشہور بحری چھاؤنی پر بڑا سخت حملہ کیا۔ اس حملے میں جرمنی کے ۱۳۸ ہوائی جہاز گرلئے گئے اور بہت سے جرمن طیاروں کو نقصان پہنچایا۔ ایمڈن پر یہ ۶۸ واں حملہ تھا۔ یہ جرمنی کی بہت بڑی بحری چھاؤنی ہے۔ نیز امریکی بمباروں نے بلغاریہ کی راجدھانی صوفیہ پر حملہ کیا۔ جس سے دشمن کو نقصان پہنچا۔ مگر امریکی بمباروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

واشنگٹن ۱۲ دسمبر۔ مسٹر کارڈل ہل امریکہ کے وزیر خارجہ نے کل ایک تقریر میں بلغاریہ۔ رومانیہ اور ہنگری کو خبردار کیا۔ اور کہا کہ انہیں بہت جلد بڑے بُرے دن دیکھنے پڑیں گے۔

لاہور ۱۲ دسمبر۔ ایک اعلان میں حکومت پنجاب نے سوتی کپڑے اور دھاگے کے تمام بیوپاریوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۳ء کو یا اس سے پیشتر ان اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو جن میں وہ اپنا کاروبار کرتے ہیں مقررہ فارم میں دوہری پرت میں ایک نقشہ پیش کریں۔ جس میں غیر نشان کردہ سوتی کپڑے اور دھاگے کے وہ تمام سٹاک درج ہوں جو ۱۰ دسمبر ۱۹۴۳ء کو ان کے قبضہ میں تھے۔

چنگنگ ۱۲ دسمبر۔ چینی فوجیں جاپانیوں پر زور کے حملے کر رہی ہیں۔ اب وہ ہنکاؤ سے تیس میل کے فاصلے سے بھی کم دور رہ گئی ہیں پچھلے دنوں امریکی بمباروں نے اس شہر پر زور کا حملہ کیا تھا۔ سنگیانگ شہر میں چینی فوجیں داخل ہوگئی ہیں۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ اٹلانٹک سمندر میں اتحادی جہازوں کو جو تازہ کامیابی ہوئی ہے۔ اس کے متعلق لنڈن کے بہت سے اخباروں نے ایڈیٹوریل لکھے ہیں۔ اس لڑائی میں دشمن کی ۱۱ یوبوٹیں تباہ کردی گئیں اور بارہ کو نقصان پہنچایا۔ اتحادی جہازوں کے ۵ قافلوں کے سو میں سے ۹۹ جہاز سلامتی کے ساتھ اپنی بندرگاہ پر پہنچ گئے۔

ماسکو ۱۲ دسمبر۔ ایک روسی اعلان مظہر ہے کہ کیف میں سخت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن ٹینکوں نے اس مورچے پر سخت حملہ کیا۔ لیکن روسیوں نے اسے روک لیا ہے۔ پانچ ماہ پہلے جرمنوں نے کرسک پر جو حملہ کیا تھا۔ یہ حملہ اس سے بھی زیادہ زور کا ہے۔

ماسکو ۱۲ دسمبر۔ مالٹن کے جنوب مغرب کی طرف زیٹومیر کے علاقہ میں ٹوٹے پھوٹے جرمن ٹینک بکثرت پڑے ہیں۔ پچھلے تین ہفتوں میں جرمنی کے ۳۰۰ ٹینک تباہ کئے جاچکے ہیں۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ روس کو ہندوستان سے بالخصوص اور دوسرے ممالک سے بالعموم سامان بہم پہنچانے کے لئے مشرقی ایران کے بیچوں بیچ آٹھ سو میل لمبی سڑک تیار ہو چکی ہے۔ یہ سڑک پختہ اور بہت فراخ ہے۔ اسے تیس ہزار مزدوروں اور کاریگروں نے آٹھ ماہ کے عرصہ میں تیار کیا۔ اسوقت اس سڑک پر تین ہزار موٹر لاریاں مصروف حرکت ہیں جنکے ڈرائیوروں میں نمایاں اکثریت ہندوستانیوں کی ہے۔ ہر طرح کا سامان بار ہوکر روس پہنچتا ہے۔

سونے کی گولیاں!

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ سونٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں پیشاب کے امراض کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں جس نے بھی انہیں استعمال کیا۔ اسے ان کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔

قیمت ایک روپیہ کی پانچ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

تریاق معدہ۔ معدہ کی تمام قسم کی امراض کو دور کرنے اور قوت ہاضمہ کو بڑھانے کیلئے لاثانی دوا ہے قیمت ۴۰ ٹکیاں عہ پیکنگ و محصول ڈاک بذمہ خریدار

حکیم برکات احمد بنگوی ۔۔۔ قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمےٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر۔ ہیضہ۔ بچھو۔ اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی شیشی ۱۲؍ درمیانی شیشی ۶؍ چھوٹی شیشی ۹؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب